اے ماں!

کون ہے اس دنیا میں
سوا تیرے
اے ماں....!
جو میرا خیر خواہ ہو
بچپن سے لے کر جوانی تک
میری غلطیوں کو نظر انداز کرے
میری جائز اور ناجائز خواہشوں کو
پورا کرنے کے لیے
جی توڑ کوشش کرے
بارگاہِ خداوندی میں سب سے پہلے
میرے لیے دُعا بھی کرے
مگر
بدلے میں کچھ بھی نہ دے سکا
میں اپنی اس خیر خواہ ماں کو
اے خدا....!
تو مجھے اس قابل بنا
کہ میں بھی کچھ کر سکوں اچھا
تاکہ میرے دل کو
کچھ تو اطمینان ہو
اور اپنی ماں کو یہ احساس دلا سکوں
کہ تم ہی میری زندگی ہو!

ڈاکٹر سید حسین احمد
E14/4، جی ٹی بی نگر کریلی، الہ آباد (یوپی)

الماس

ننھی منی سی الماس
ہر دم رہتی ماں کے پاس
دودھ ملائی کھاتی ہے
شام ڈھلے سو جاتی ہے
بھوک لگے تو وہ چلائے
سارے گھر کو سر پہ اُٹھائے
گرتی اُٹھتی ہے سو بار
پھر بھی چلنے کو تیار
کپ اور گلاس کی ہے دشمن
توڑے شیشہ چھن چھن چھن
جب چاچا بازار لے جائے
الّم غلّم چیز دلائے
گھر میں کھلونوں کا انبار
گھر کیا ہے مینا بازار
ممی ڈیڈی کی ہے جان
دادی بھی اس پر قربان
چچا اسے جب پاس بلائے
دوڑ کے گود میں وہ آجائے
تُتلا کر اکثر بولے ہے
کانوں میں وہ رس گھولے ہے
چائے کو کہتی ہے وہ تائے
اس کا لہجہ سب کو بھائے

شمیم بیتاب
لکھمنیا، بیگوسرائے (بہار)